حکومت کے جاری کردہ مدرسہ آرڈیننس کا متن

جس کے ذریعے دینی مدارس کی رجسٹریشن اوران کے معاملات میں باقاعدگی پیدا ہو۔ ہرگاہ کہ یہ قرین مصلحت ہے کہ دینی مدارس کی رجسٹریشن اور ان میں باقاعدگی پیدا ہو۔ اور ان سے متعلق معاملات اور ان سے منسلکہ دیگر امور کو باقاعدہ بنایا جاسکے۔ اور ہرگاہ کہ صدرپاکستان مطمئن ہیں کہ ایسے حالات موجود ہیں جن کے بموجب یہ ضروری ہے کہ اس کے لیے فوری اقدام کیا جائے۔

لہٰذا ۱۴ اکتوبر کے فرمان ہنگامی حالات اور ۱۹۹۹ء کے عبوری دستوری حکم نمبر ا مع ۱۹۹۹ء کے عبوری دستوری (ترمیمی) حکم نمبر ۹ کی تعمیل میں ان تمام اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے جو اس باب میں صدرپاکستان کو حاصل ہیں، صدرپاکستان مندرجہ ذیل آرڈیننس مرتب کرتے اور نافذ کرتے ہیں۔

۱۔ **مختصر نام، وسعت اور آغاز:** (ا) اس آرڈیننس کو دینی مدارس (رجسٹریشن اور ریگولیشن) آرڈیننس ۲۰۰۲ء کہا جائے گا۔ (۲) یہ پورے پاکستان میں نافذ العمل ہوگا۔ (۳) یہ اس تاریخ سے نافذ العمل ہوگا جس کا اعلان وفاقی حکومت سرکاری جریدے میں اعلان کے ذریعے کرے گی۔

۲۔ **تعریفات:** اس آرڈیننس میں جب تک مضمون یا سیاق و سباق میں کوئی چیز مخالف نہ ہو۔ (الف) "بورڈ" سے مراد "مدرسہ ایجوکیشن بورڈ" ہے جو صوبائی سطح پر زیر دفعہ ۴ قائم کیا جائے گا۔ اور پاکستان مدرسہ ایجوکیشن بورڈ .... جو پاکستان مدرسہ ایجوکیشن بورڈ (ماڈل دینی مدارس کا قیام والحاق) آرڈیننس ۲۰۰۱ء کے تحت قائم کیا جائے گا۔

(ب) دینی مدرسہ: سے مراد وہ مذہبی تعلیمی ادارے ہیں بشمول جامعہ، دارالعلوم، اسکول، کالج یا یونیورسٹی یا کسی بھی نام سے قائم ادارے، جو اساس طور پر اسلامی تعلیم دینے کے لیے قائم ہوئے ہیں۔ چاہے وہ طعام و قیام کی سہولیات فراہم کریں یا نہ کریں۔ (ج) وفاقی حکومت سے مراد وزارت مذہبی امور ہے۔ (د) مدرسہ سے مراد دینی مدرسہ ہے۔ (ہ) "مکتب" سے مراد ہے غیر رسمی دینی تعلیمی ادارہ یا مرکز، جہاں طلباء کی تعداد پچاس سے کم ہو۔ اور جزوقتی بنیاد پر جہاں دینی تعلیم کا انتظام ہو، چاہے یہ کسی مسجد سے وابستہ ہو یا نہ، اور جہاں قیام و طعام کی سہولت ہو یا نہ۔ (و) "رکن" سے مراد بورڈ کا رکن ہے۔ (ز) "مجوزہ" سے مراد ہے جو اس آرڈیننس کے تحت رولز یا ریگولیشن کے ذریعے تجویز کیا گیا ہو۔ (ح) "صوبائی حکومت" سے مراد شعبہ او قاف یا کوئی دیگر شعبہ جس کا تعین صوبائی حکومت کرے۔ (ط) "رجسٹر" سے مراد ہے ایک رجسٹر جو اس آرڈیننس کے تحت کھولا گیا ہو۔ (ی) "رجسٹریشن اتھارٹی" سے مراد پاکستان مدرسہ ایجوکیشن بورڈ ہے جن کا تعلق وفاقی حکومت کے براہ راست زیر کنٹرول علاقوں سے متعلقہ امور سے ہوگا اور متعلقہ "صوبائی مدرسہ ایجوکیشن بورڈ" جن کا تعلق صوبوں سے متعلق امور سے ہوگا۔

۳۔ **دینی مدارس کی رجسٹریشن:** تمام دینی مدارس، چاہے وہ کسی بھی نام سے موسوم ہوں، جو اس آرڈیننس کے نفاذ کے وقت قائم

ہو چکے ہوں، مندرجہ ذیل طریق کار کے بموجب رجسٹر کرائے جاسکیں گے۔

(۱) "پاکستان مدرسہ ایجوکیشن بورڈ" جو پاکستان مدرسہ ایجوکیشن بورڈ (ماڈل دینی مدارس کا قیام والحاق) آرڈیننس ۲۰۰۱ء کے تحت قائم کیا گیا ہے، اسلام آباد وفاقی دارالخلافہ یا ان تمام علاقوں کے مدارس جو وفاقی حکومت کے براہ راست زیرانتظام ہوں، کی رجسٹریشن کرے گا۔(۲) "صوبائی مدرسہ بورڈ" یا اس کا کوئی علاقائی دفتر، جو دفعہ ۴ کے ذیلی دفعہ (۱) کے تحت طریق کار کے مطابق قائم ہو چکا ہو، صوبوں میں قائم دینی مدارس کی رجسٹریشن کرے گا۔(۳) تمام مدارس جو اس آرڈیننس کے تحت خود کو رجسٹرڈ کرائیں گے، اس عرصہ کے دوران خود کو رجسٹرڈ کروانے کے پابند ہوں گے، جن کا اعلان وفاقی حکومت ایک سرکاری جریدے میں کرے گا۔(۴) تمام ایسے دینی مدارس جو طلباء کو قیام و طعام کی سہولیات فراہم نہ کرتے ہوں اور ایسے تمام مکتب جو کسی مسجد میں قائم ہوں یا نہ ہوں، اپنے قیام، مطالعاتی پروگرام، تعداد طلبہ، ذرائع آمدن یا دوسرے معاملات اس طریق کار کے مطابق جس کا تعین ضلعی ناظم کرے گا کے بارے میں ضلعی حکومت کو باخبر رکھیں گے۔

۴۔ بورڈز اور رجسٹریشن دفاتر کا قیام:

(۱) ہر صوبائی حکومت صوبائی سطح پر ایک صوبائی مدرسہ ایجوکیشن بورڈ قائم کرے گا جو مندرجہ ذیل ارکان پر مشتمل ہو:

❶ چیف ایڈمنسٹریٹر اوقاف/سیکریٹری مذہبی امور (چیئرمین) ❷ شعبہ تعلیم کا نمائندہ جو کہ ایڈیشنل سیکریٹری کے عہدے سے کم نہیں ہوگا (رکن) ❸ صوبائی ہوم ڈپارٹمنٹ کا نمائندہ جو ایڈیشنل سیکریٹری کے عہدے سے کم نہیں ہوگا (رکن) ❹ چار مشہور شخصیات جو دینی تعلیم دینے میں مشغول رہے ہوں۔ (اراکین) ❺ ڈائریکٹر اوقاف یا شعبہ اوقاف/مذہبی امور میں مساوی گریڈ کا حامل افسر (ممبر/سیکریٹری)

(۲) وفاقی حکومت یا متعلقہ صوبائی حکومت کی پیشگی منظوری سے، جیسی بھی صورت ہو، بورڈ، جب اور جہاں چاہے، اپنے ماتحت علاقوں میں قائم دینی مدارس کی رجسٹریشن کے لیے یا دوسرے ایسے معاملات کے لیے جو انہیں اس آرڈیننس کے تحت تفویض کیے گئے ہوں، اپنے علاقائی دفاتر قائم کرسکے گا۔

(۳) بورڈ کی اجتماعی متحدہ حیثیت (Incorporation of Board): بورڈ جو ذیلی دفعہ (۱) کے تحت قائم کیا گیا ہو، ایک کارپوریٹ ادارہ ہوگا، اس کی الگ مہر ہوگی اور اس کو اختیار ہوگا کہ کوئی جائیداد حاصل کرسکے، رکھ سکے، اس کا معاہدہ کرسکے اور اس نام سے عدالت ہائے قانون میں پیش ہوسکے گا اور اس نام سے اس کے خلاف مقدمہ قائم ہوسکے گا۔

(۵) بورڈ کے افسران اور ملازمین: (۱) اس آرڈیننس کے مقاصد حاصل کرنے کے لیے بورڈ رجسٹرار اور اتنے افسران اور عملہ مقرر کرے گا جتنے وہ ضروری سمجھے۔(۲) تمام افسران جن کی تقرری اس آرڈیننس کے تحت کی گئی ہو، مجموعہ تعزیرات پاکستان (ایکٹ ایکس ایل وی۔ ۱۹۶۰ء) کے مطابق پبلک سرونٹس متصور ہوں گے۔

۶۔ بورڈ کی ذمہ داریاں: (۱) پاکستان مدرسہ ایجوکیشن بورڈ دینی مدارس کی رجسٹریشن اور کارگزاری کے لیے پالیسی مرتب کرنے کا ذمہ دار ہوگا۔(۲) پاکستان مدرسہ ایجوکیشن بورڈ، یا صوبائی مدرسہ ایجوکیشن بورڈ وہ تمام فرائض سرانجام دے گا بشمول دینی مدارس کی رجسٹریشن، نگرانی اور ریگولیشن کے، جن کا تعین اس آرڈیننس میں کردیا گیا ہے یا وہ اس آرڈیننس کے مقاصد کے حصول کے لیے ضروری اور لابدی ہیں۔(۳) اس آرڈیننس کے مقاصد کے حصول کے لیے وفاقی اور صوبائی سطح پر حکام مجاز بورڈ کی مدد کے ذمہ دار ہوں گے۔

(۷) بغیر رجسٹریشن دینی مدرسے کا قیام یا جاری رہنے کی ممانعت: اس آرڈیننس کی دفعات کی متابعت کے بغیر کوئی دینی مدرسہ نہ تو قائم ہو سکے گا اور نہ جاری وفعال رہ سکے گا۔

(۸) بشرط رجسٹریشن مدرسے کا جاری وفعال رہنا: (۱) اس آرڈیننس کے نفاذ کے بعد سے کسی بھی غیر قائم مدرسے کا قیام عمل میں نہیں لایا جاسکے گا۔ جب تک اس آرڈیننس کے دفعہ ۱۲ کے تحت اسے رجسٹریشن سرٹیفکیٹ نہ دیا گیا ہو۔ (۲) وہ مدرسہ جو پہلے سے قائم ہو، اس آرڈیننس کے نفاذ کی تاریخ کے بعد چھ ماہ سے زیادہ عرصہ کے لیے جاری وفعال نہیں رہ سکے گا، جب تک اس تاریخ نفاذ کے ۳۰ دن کے اندر دفعہ ۹ کے تحت اس کی رجسٹریشن کے لیے درخواست نہ دی گئی ہو۔ (۳) جہاں موجودہ قائم مدرسہ کے بارے میں درخواست دائر کی گئی ہو، اور ایسی درخواست مسترد کی جاچکی ہو، جو چھ ماہ کی مدت کے علی الرغم جو ذیلی دفعہ ۲ کے تحت فراہم کی گئی ہے۔

مدرسہ تیس دنوں تک جاری وفعال رہ سکے گا۔ اس تاریخ کے بعد جب اس کی درخواست رد کی گئی ہو، یا دفعہ ۱۴ کے تحت کوئی اپیل دائر کی گئی ہو حتی کہ ایسی اپیل خارج کر دی گئی ہو۔

(۹) رجسٹریشن کے لیے درخواست: کوئی شخص جو یہ چاہے کہ پہلے سے قائم شدہ مدرسہ جاری رہ سکے یا وہ کوئی نیا مدرسہ قائم کرنے کا ارادہ رکھتا ہو، ایک مجوزہ طے کردہ طریق کار کے مطابق، مقرر کردہ فیس کی ادائیگی پر، متعلقہ بورڈ کو درخواست پیش کرے گا جس کے ساتھ ایک بیان منسلک ہو گا۔ جس میں مندرجہ ذیل معلومات درج ہوں گی: (الف) مدرسہ کی تفصیل جو اس کی شناخت کے لیے ضروری ہو۔ (ب) مدرسہ میں رجسٹرڈ طلباء کی تعداد کل وقتی یا جز وقتی بنیاد پر۔ (ج) اساتذہ کے کوائف بشمول تعلیمی کوائف اور تنخواہ جو ان کو دی جارہی ہو۔ (د) سلیبس کی تفصیل جو مدرسہ میں رائج ہے۔ (ہ) کوئی ٹریننگ، جسمانی یا ٹیکنیکی جو مدرسہ میں دی جاتی ہو۔ (و) مدرسہ سے جاری کردہ آخری سند یا ڈگری۔ (ر) مدرسہ کے ذرائع آمدن۔ (ح) سالانہ اخراجات کا تخمینہ۔ (ط) مدرسہ سے ملحقہ جائیداد کی تفصیل۔ (ی) مدرسہ کے بڑے بڑے اسپانسرز۔ (ک) کسی بھی یونی ورسٹی یا بورڈ سے الحاق۔ (ل) آیا مدرسہ میں غیر ملکی طلبہ کو داخلہ دیا جاتا ہے۔ اگر ایسا ہے تو ان کے مکمل کوائف، بشمول اپنے متعلقہ حکومت سے سند عدم اعتراض (این او سی) اور ویزہ جو پاکستانی سفارت خانے سے جاری ہوا ہو۔ (م) آیا مدرسہ میں کسی غیر ملکی اساتذہ کی تقرری کی گئی ہے، اگر ایسا ہے تو ان کے مکمل کوائف بشمول انہیں جاری کردہ ویزہ کی نقول۔ (ن) دیگر ایسے امور جن کی نشاندہی ضروری ہے۔

(۱۰) نئے مدرسہ کے اجراء و قیام کے لیے سند عدم اعتراض (این او سی) کی بنیادی شرائط اور معیار واصول:

کسی نئے مدرسہ کے اجراء و قیام کے لیے دفعہ ۹ کے تحت رجسٹریشن کے لیے درخواست دینے سے پہلے ضروری ہو گا کہ متعلقہ ضلعی ناظم سے ایک سند عدم اعتراض (این او سی) حاصل کیا جائے۔ جس کے لیے وہ مندرجہ ذیل امور کو مد نظر رکھے گا: (۱) مدرسہ کے قیام کے لیے مناسب و موزوں جگہ کی دستیابی۔ (۲) ایک ہیئت حاکمہ (گورننگ باڈی) کی تشکیل، مناسب قوانین اور اصول و ضوابط کے ساتھ جو مدرسہ کے قیام کی ذمہ داری لے سکے۔ (۳) جس زمین یا رقبہ پر مدرسہ بنانا مقصود ہو وہ گورننگ باڈی کے نام منتقل ہو۔ (۴) مدرسہ کسی فرد، خاندان یا قریبی رشتہ داروں کے گروپ کی ملکیت نہ ہو۔ (۵) بیان حلفی کہ مدرسہ: (الف) یہ یقین دہانی کرائے گا کہ وہ پاکستان مدرسہ ایجوکیشن بورڈ یا صوبائی مدرسہ بورڈ کے مقرر کردہ مضامین یا ایسے زائد مضامین جو وہ مقرر کریں، کی تدریس کا انتظام کرے گا۔ (ب) اپنے متوقع ذرائع آمدن، عطیات یا غیر ملکی مالی امداد کی تفصیل پیش کرے گا۔ (ج) یہ حلفیہ بیان دے گا کہ وہ مدرسہ میں ایسے غیر ملکی طلباء کو داخلہ نہیں دے گا جن کی عمر ۱۸ سال سے کم ہو، اپنی متعلقہ حکومت سے جاری کردہ سند عدم اعتراض کا حامل نہ ہو، اور اس کے پاس اپنے ملک میں پاکستانی سفارت

خانے سے جاری کردہ اسٹوڈنٹ ویزہ نہ ہو۔

(۶) ادارہ، تنظیم کے عہدیداران جو مدرسہ قائم کرنا چاہتے ہوں ایک بیان حلفی دینے کے پابند ہوں گے، کہ مدرسہ یا کوئی فرد جو کسی بھی حیثیت سے مدرسہ سے وابستہ ہو، دہشت گردی، جنگجویانہ عزائم، انتہاء پسندی یا فرقہ وارانہ نفرت کی کسی بھی کارروائی میں ملوث نہ ہوگا اور یہ کہ مدرسہ اسلامی تعلیم، اسلامی اقدار بردباری اور معاشرے میں بھائی چارے اور اخوت کو فروغ دے گا۔

(۷) درخواست دہندہ جو مدرسہ قائم کرنا چاہتا ہو، اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ متعلقہ وفاق، تنظیم یا رابطہ وغیرہ سے تائیدی سفارش حاصل کرے اور اگر مدرسہ کسی بھی ایسے وفاق، تنظیم یا رابطہ سے منسلک نہ ہو وہ پاکستان مدرسہ ایجوکیشن بورڈ سے سفارش حاصل کرے۔

وضاحت: (الف) ''وفاق'' سے مراد ہے (۱) وفاق المدارس العربیہ پاکستان (دیوبند) (۲) وفاق المدارس السّلفیہ (اہل حدیث) (۳) وفاق المدارس الشیعیہ (اہل تشیع) (ب) تنظیم سے مراد ہے: تنظیم المدارس پاکستان (بریلوی) (ج) رابطہ سے مراد ہے: رابطۃ المدارس (جماعت اسلامی)

(۸) ڈسٹرکٹ رابطہ آفیسر سے رپورٹ کہ جگہ جو مدرسہ کے قیام کے لیے مختص کی گئی ہے وہ ایک تعلیمی ادارے کے قیام کے لیے موزوں ہے اور یہ کہ اس مدرسہ کے قیام سے علاقے میں کسی قسم کے بھی فرقہ وارانہ جذبات یا علاقے کے لوگوں کے لیے مسائل اور تکالیف پیدا نہ ہوں گی۔

(۱۱) تصدیق کے لیے بنیادی شرائط: بورڈ آرڈیننس کی دفعہ (الف) کے تحت درخواست وصول کرنے کے بعد ایسی تحقیقات کرے گا جو وہ خود کو مطمئن کرنے کے لیے ضروری سمجھے کہ: (الف) وہاں مدرسہ میں عملہ موجود ہے یا وہ پورے طور پر تعلیم یافتہ ہوگا اور اس کو معقول تنخواہ دی جائے گی۔ (ب) مدرسہ کی عمارت اور احاطہ لازماً صحت کے لحاظ سے مناسب سہولیات فراہم کرتی ہے یا فراہم کرے گی۔ (ج) مدرسہ مذہبی مخاصمہ جوئی، فرقہ واریت یا بعض بغض و نفرت کے جذبات کی حوصلہ افزائی نہیں کرے گا۔ (د) مدرسہ نہ تو کوئی فوجی یا نیم فوجی تربیت فراہم کرے گا اور نہ آلات حرب زیر استعمال لائے گا۔ (ہ) مدرسہ کی انتظامیہ نہ تو بچوں کو بھیک یا خیرات مانگنے کی اجازت دے گی اور نہ عطیات جمع کرنے یا کسی بھی صورت میں چندہ وصول کرنے کی اجازت دے گی۔ (و) انتظامیہ اس بات کو یقینی بنائے کی کہ دینی مدرسہ میں اسلام کے اخلاقی اقدار کو فروغ دیا جائے گا اور ان کی پاسداری کی جائے گی۔

(۱۲) رجسٹریشن سرٹیفکیٹ کی عطائیگی: ❶ اگر بورڈ ان تمام معاملات کے بارے میں مطمئن ہے جن کا احاطہ دفعہ ۱۰ اور ۱۱ میں کردیا گیا ہے، تو وہ مقرر کردہ طریق کار کے مطابق سرٹیفکیٹ جاری کرے گا اور ایک مقرر کردہ طریق سے مدرسے کو رجسٹر کرے گا جس کے بارے میں درخواست دی گئی ہے۔ ❷ سرٹیفکیٹ میں خاص طور پر مدرسہ کا رجسٹریشن نمبر درج ہوگا اور ہر مدرسے کی ذمہ داری ہوگی کہ وہ اپنے نام کے ساتھ رجسٹریشن نمبر نمایاں طور پر آویزاں کرے۔ ❸ جس شخص کے نام بھی سرٹیفکیٹ جاری کیا جائے اس پر اس آرڈیننس کی دفعات پر عمل درآمد کرنے کی پابندی ہوگی یا اس بارے میں بنائے گئے تمام قوانین، اصول و ضوابط، قواعد، احکامات، شرائط اور ہدایات کی پابندی لازم ہوگی۔ ❹ سرٹیفکیٹ میں مدرسہ کے بارے میں پوری تفصیل درج ہوگی اور کسی بھی شہری کو یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ سرٹیفکیٹ یا اس کے محتویات کا معائنہ کرسکے۔

(۱۳) رجسٹریشن دینے سے انکار: بورڈ وہ تمام وجوہات درج کرے گا جن کی بناء پر سرٹیفکیٹ کے اجراء سے انکار کیا گیا ہو۔

(۱۴) اپیل: اگر بورڈ رجسٹریشن کی درخواست کو رد کردے تو درخواست دہندہ متعلقہ رجسٹریشن کے حکم کے اجراء کی تاریخ سے ۳۰ دن کے اندر اندر وفاقی یا صوبائی حکومت کے سامنے اپیل کرے گا، جیسی بھی صورت ہو اور حکومت کی طرف سے جاری کردہ احکامات حتمی تصور ہوں گے اور متعلقہ بورڈ ان پر عمل درآمد کرنے کا پابند ہوگا۔

(۱۵) حسابات کا مناسب اور درست ریکارڈ محفوظ رکھنا: (۱) ہر رجسٹرڈ مدرسہ: (الف) اپنے حسابات کا مکمل اور درست دستاویزات اس طریق کار کے مطابق محفوظ رکھے گا جیسے متعلقہ بورڈ طے کرے گا اور جس کا آڈٹ، آڈیٹرز یا اکاؤنٹنٹ کے پینل سے کرایا جائے گا جن کی منظوری وفاقی یا صوبائی حکومت دے گی۔ (ب) اپنی سالانہ رپورٹ اور آڈٹ شدہ حسابات متعلقہ بورڈ کو کسی وقت یا طریق کار کے مطابق جن کا تعین کیا جاچکا ہو، پیش کرے گا اور اسے عوام الناس کی اطلاع کے لیے مشتہر کرے گا۔ (ج) وہ تمام رقوم جو اسے حاصل ہوئی ہوں اپنے نام سے ایک علیحدہ اکاونٹ کے تحت کسی بھی بینک یا بینکوں میں جسے متعلقہ بورڈ منظور کرے، جمع کرائے گا۔ (د) متعلقہ بورڈ کو حسابات یا دیگر مالی ریکارڈ کے بارے میں ہر قسم کی معلومات فراہم کرے جو بورڈ کو وقتاً فوقتاً ضرورت ہوں۔

(۲) بورڈ یا کوئی دیگر آفیسر جسے اختیار دیا گیا ہو، مناسب وقت پر دینی مدارس کے حسابات یا دیگر نقدی، سیکورٹی یا جائیداد اور ان کے بارے میں محفوظ کردہ دستاویزات کا معائنہ کرے گا۔

(۱۶) گورننگ باڈی کی معطلی یا اس کی تحلیل و تنسیخ: (۱) اگر بورڈ ایسی تحقیقات کے بعد جسے وہ مناسب سمجھے، مطمئن ہو کہ کوئی مدرسہ اپنے فنڈز میں کسی قسم کی بھی خورد برد یا بے قاعدگی کا ذمہ دار ہے یا اپنے معاملات میں بدانتظامی کا مرتکب ہے یا اس آرڈیننس کی دفعات یا اس کے تحت بنائے گئے قوانین اور اصول وضوابط پر عمل درآمد میں ناکام ہوچکا ہے تو تحریراً حکم کے تحت وہ ہیت حاکمہ (گورننگ باڈی) کو معطل کرسکتا ہے جبکہ اسے سماعت کا موقع بھی فراہم کیا جاچکا ہو۔ (۲) جہاں ایک گورننگ باڈی کو ذیلی دفعہ (۱) کے تحت معطل کیا گیا ہو، بورڈ ایک ایڈمنسٹریٹر یا محافظ ادارے کا تقرر کرے گا جس کے اراکین کی تعداد پانچ سے زیادہ نہ ہوگی جس کو گورننگ باڈی کے اختیارات حاصل ہوں گے، مدرسہ کے قانون کے تحت۔ (۳) معطلی کا ہر حکم ذیلی دفعہ (۱) کے تحت مرکزی یا متعلقہ صوبائی حکومت کے سامنے تیس دن کے اندر قابل اپیل ہوگا جسے یہ اختیار حاصل ہوگا کہ وہ کس گورننگ باڈی کو جیسے وہ مناسب سمجھے یا تو حکماً دوبارہ بحال کرے یا منسوخ کردے یا از سر نو تشکیل کرے۔

(۱۷) سرٹیفکیٹ کی معطلی یا تنسیخ: (۱) بورڈ ایسے سرٹیفکیٹ کو جسے دفعہ ۱۲ کے تحت جاری کیا گیا ہو، یا تو معطل کردے یا منسوخ کردے، اگر اس آرڈیننس کی کسی بھی دفعہ یا اس کے تحت بننے والے قوانین اور قواعد وضوابط یا شرائط کی خلاف ورزی پائی گئی ہو۔ (۲) ذیلی دفعہ (۱) کے تحت کوئی شخص جو کسی حکم سے متاثر ہوچکا ہو، یا شاکی ہو، ایسے حکم کے اجراء سے ایک ماہ کے اندر مرکزی یا صوبائی حکومت کے سامنے اپیل پیش کرسکتا ہے۔ مرکزی یا صوبائی متعلقہ حکومت جیسی بھی صورت ہو، سرٹیفکیٹ کو یا تو بعض مجوزہ شرائط کے تحت بحال کرسکتی ہے یا اسے منسوخ کرسکتی ہے۔ (۳) ذیلی دفعہ (۲) کے تحت اپیل کے رد کی صورت میں بورڈ کی ہدایات کے تحت مدرسہ کی جائیداد کسی دوسرے مدرسہ یا مدارس کو منتقل کردی جائے گی۔

(۱۸) نصابات اور امتحان کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے اختیارات: ہر وہ مدرسہ جو ایک تعلیمی قابلیت، علمیت واہلیت کے حصول کے لیے تربیت دے یا اسے عطا کرے۔ یعنی ڈپلوما، ڈگری، لائسنس، سند یا کوئی دیگر سرٹیفکیٹ بورڈ کو ایسی

معلومات فراہم کرے گا جو بورڈ کو وقتاً فوقتاً درکار ہوں۔ یعنی: (الف) ایسی علمیت واہلیت حاصل کرنے کے لیے مجوزہ نصابات اور امتحانات کا انعقاد کم از کم عمر کا تعین جس کے تحت ان نصابات اور امتحانات کے لیے مدرسہ میں داخلہ لینا ہو۔ (ب) ایسی علمیت واہلیت سے قبل امتحانات کا انعقاد اور (ج) عمومی طور پر بنیادی شرائط ایسی علمیت واہلیت کے حصول کے لیے۔

(۱۹) امتحانات کا معائنہ: (۱) بورڈ کسی بھی یا تمام امتحانات میں جو پاکستان میں مدرسہ کے زیر انتظام منعقد ہوئے ہوں اور ان کا مقصد مسلمہ علمی اہلیت دینا ہو، ان کا جائزہ لینے کے لیے انسپکٹر مقرر کرے گا۔

(۲) اس دفعہ کے تحت مقرر ہونے والے انسپکٹرز امتحانات کے انعقاد کے سلسلہ میں کوئی دخل اندازی نہیں کریں گے، بلکہ وہ بورڈ کو امتحانات، نصابات مدرسہ کی طرف سے تدریس کے لیے سہولیات، امتحانات میں پوچھے گئے سوالات یا کسی بھی دیگر معاملہ پر جس میں بورڈ کو معلومات درکار ہوں، کے بارے میں رپورٹ پیش کریں گے۔

(۳) بورڈ اس رپورٹ کی ایک نقل متعلقہ مدرسہ کو ارسال کرے گا اور ساتھ ہی اس کی نقل مدرسہ کے تبصرہ اور اپنی رائے کے ساتھ وفاقی حکومت بھی ارسال کرے گا۔

(۲۰) رجسٹرز کا اہتمام: (۱) بورڈ ان رجسٹرڈ مدارس کا ایک رجسٹر محفوظ رکھے گا جو اس آرڈیننس کے مقاصد کے حصول کے لیے دینی تعلیم دیتے ہوں اور ضروری معلومات کا تعین کرے گا جن کا ان رجسٹروں میں اندراج کیا جائے گا۔

(۲) یونی ورسٹی گرانٹس کمیشن کی مشاورت سے بورڈ کو یہ اختیار حاصل ہوگا کہ وہ کسی بھی غیر ملکی تعلیمی قابلیت کو تسلیم کرے اور ان کا معاملہ ان مناسب تعلیمی قابلیتوں یعنی اسناد سے کرے جنہیں ملک کے اندر تسلیم یا عطا کیا جاتا ہو۔

(۳) بورڈ ایک ایسا علیحدہ رجسٹر بھی رکھے گا جس میں مدارس کی طرف سے مقرر کردہ نصابات کی تفصیل ہوگی جو خاص اسناد کے حصول کے لیے مقرر ہوں اور ان میں کتابوں، مصنفین، ذریعہ تعلیم اور عرصہ تدریس نصاب درج ہوگا۔

(۲۱) رجسٹرز بحیثیت پبلک دستاویزات: تمام رجسٹر جو اس آرڈیننس کے تحت کھولے گئے ہوں انہیں قانون شہادت ۱۹۸۴ء (پی او نمبر ۱۰ آف ۱۹۸۴) کے معنوں کے تحت ایک عوامی دستاویز تصور کیا جائے گا۔

(۲۲) غیر ملکی طلباء کا داخلہ: (۱) کسی غیر ملکی طالب علم کو کسی بھی مدرسہ میں داخلہ نہیں دیا جائے گا تا آنکہ: (الف) وہ ۱۸ سال کی عمر کا ہو۔ (ب) پاکستان میں کسی بھی مدرسہ میں تعلیم حاصل کرنے کے لیے اپنے ملک سے این او سی لے چکا ہو۔ (ج) اس کے پاس اپنے ملک میں واقع پاکستانی سفارت خانے سے جاری کردہ قانونی ویزہ ہو۔ (د) یہ بیان حلفی دے کہ اپنی تعلیم کی تکمیل یا ویزہ کی مدت معیاد ختم ہونے پر یا اس کی حکومت کے اسے واپس بلانے پر فوراً اپنے ملک واپس ہوگا، بشرطیکہ ایک غیر ملکی طالب علم جو کسی مدرسے میں باقاعدہ طالب علم ہو، ان شرائط پر پورا اترنے کے لیے ۳ مہینوں کے اندر اپنا معاملہ درست کر دے بصورت دیگر اسے ملک بدر کیا جائے گا۔ (۲) مدرسہ کی انتظامیہ کو شریک جرم سمجھا جائے گا، اگر کوئی غیر ملکی طالب علم کو اپنے مدرسہ میں داخلہ دے گا یا ذیلی دفعہ (الف) کی خلاف ورزی کی صورت میں اس کا داخلہ برقرار رکھے گا۔

(۲۳) غیر ملکی اساتذہ کی تقرری اور ملازمت: کسی بھی غیر ملکی کو کسی بھی حیثیت میں کسی مدرسہ میں ملازمت نہیں دی جائے گی جب تک وزارت داخلہ سے اس نے این او سی اور کام کا ویزہ حاصل نہ کیا ہو۔

(۲۴) بین الاقوامی امداد: کوئی مدرسہ کسی بھی غیر ملک، ادارے، فرد یا بین الاقوامی عطیہ دینے والے سے وفاقی حکومت کی اجازت کے بغیر کوئی عطیہ، گرانٹ یا مالی امداد حاصل نہیں کرے گا۔

(۲۵) سزا: (۱) کوئی بھی جو اس آرڈیننس کی دفعات کی عمداً خلاف ورزی کا مرتکب ہو قید کی سزا کا مستوجب ہوگا جو زیادہ سے زیادہ دو سال تک کے عرصہ پر محیط ہوگی یا جرمانہ کی سزا کا جو ۵۰ ہزار روپے ہوگی یا دونوں کا۔

(۲) اس آرڈیننس کے تحت کوئی قابل سزا جرم صرف اس شکایت کی بنا پر قابل دست اندازی تصور ہوگا جو ایک ایسا آفیسر کرے جسے وفاقی حکومت یا متعلقہ صوبائی حکومت نے مجاز قرار دیا ہو۔

(۲۶) رولز بنانے کا اختیار: وفاقی حکومت، صوبائی حکومت کے مشورہ سے سرکاری جریدے میں اعلان کے ذریعے ایسے رولز بنائے گی جو اس آرڈیننس کے مقاصد کے حصول کے لیے مد ہوں۔

(۲۷) قواعد بنانے کا اختیار: بورڈ آرڈیننس کے مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے قواعد وضع کرے گا اور اختیارات کو متاثر کیے بغیر ایسے قواعد مندرجہ ذیل امور کے لیے ہوں گے: (الف) بورڈ کی جائیداد کا انتظام وانصرام اور اس کے حسابات کا آڈٹ۔ (ب) بورڈ کے اجلاس کا انعقاد، وقت اور جگہ جہاں اجلاس کا انعقاد مقصود ہو اور اس کی کارگزاری وغیرہ۔ (ج) بورڈ کے چیئرمین کے اختیارات اور فرائض۔ (د) بورڈ کے ملازمین کی ملازمت کے شرائط وضوابط۔ (ھ) مسلمہ اداروں سے مختلف تعلیمی قابلیت حاصل کرنے کے لیے تربیتی کورسز کے لیے کم از کم معیار کا تعین۔ (و) تربیتی کورسوں کے لیے داخلہ کی شرائط کا تعین۔ (ز) مدارس میں تقرری کے لیے اساتذہ کے لیے کم از کم تعلیمی شرائط اور تجربہ کا تعین۔ (ح) امتحانات کا معیار مقرر کرنا، امتحانات لینے کا طریق کار اور دیگر لوازمات جو اس آرڈیننس کے تحت تعلیمی اہلیت تسلیم کرنے کے لیے ضروری ہیں۔ (ط) مدرسہ کو تسلیم کرنے اور ملکی وغیر ملکی اداروں میں دیئے جانے والے تعلیمی اسناد کے معادلہ کے لیے معیار واصول مقرر کرنا۔

(۲۸) یہ آڈیننس دوسرے تمام قوانین پر غالب ہوگا۔

(۲۹) مشکلات کا تدارک: اس آرڈیننس کی شقوں کے نفاذ کے راستے میں اگر کوئی مشکل پیش آئے تو وفاقی حکومت ایسا حکم جو اس آرڈیننس کی شقوں کے خلاف نہ ہو، جاری کر سکے گی جو وہ اس مشکل کو دور کرنے کے لیے ضروری ہے۔

وفاق سے ملحقہ مدارس وجامعات سے گذارش

سہ ماہی "وفاق المدارس" چونکہ وفاق المدارس کا ترجمان ونقیب ہے، اس لیے وفاق سے ملحقہ ملک کے تمام مدارس وجامعات میں ارسال کیا جاتا ہے اور انہیں اس کی خریداری کا پابند بنایا گیا ہے۔ جس کا سالانہ بدل اشتراک -/100 روپیہ ہے جبکہ فی شمارہ 25 روپے ہے۔ لیکن بعض ادارے اس کے بدل اشتراک میں نادانستہ تاخیر کرتے ہیں، اس لیے متعلقہ اداروں سے گذارش ہے کہ سالانہ چندۂ وفاق کے ساتھ ہمیشہ کے لیے -/100 روپیہ برائے سہ ماہی "وفاق المدارس" ضرور ارسال فرمایا کریں۔ جن اداروں نے اب تک یہ رقم ارسال نہیں کی ازراہ کرم وہ رقم ارسال فرمادیں۔ (ادارہ)